

مگر یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی لکھ چکی اور کروڑ
 پتی ہو۔ مگر تمام افراد ملک و قوم کو یکساں متمتع و مستفید نہیں کر سکتا
 جب تک خود افراد قوم قانونِ سلف پر عمل نہ کریں۔ انجیل مقدس
 کا مقولہ ہے کہ خدا بھی انہیں کی مدد کرتا ہے۔ جو آپ اپنی مدد کرتے
 ہیں۔ اسلامی رؤسا اور والیان ملک اور متمول امیروں۔ اور سیٹھوں
 کا فرض ہے کہ اس خالص کام میں خان صاحب ممدوح کی ہمت
 بڑھائیں۔ ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اور دین و دنیا میں اجر پائیں
 کچھ وہاں کے لئے بھی لئے یا سب یہیں کے واسطے

کتاب "الماس" کی لٹریچر اور طرز بیان اور سیاق و سباق شگفتہ
 اور سادہ اور دلکش ہے۔ پڑھنا شروع کیجئے گا تو ختم ہی کرنے کو
 جی چاہے گا۔ اور طبیعت اس کے مطالعہ میں ایسی پھنس جائے گی
 جیسی شہد میں مکھی ہے

ویدار سے یونہی طبیعت نہیں بھرتی مستقی کی جوں اب سے نیت نہیں بھرتی
 "الماس" کا ہیرو فلپ اینس بی۔ جو نہایت غریب و مفلس ماں
 باپ کا بیٹا تھا۔ جو اس کے عہد لڑکپن میں قضا کر گئے تھے مگر چونکہ
 خوش قسمت ہو نہار صاحب اقبال تھا۔ لہذا اس کے شکستہ اور
 بوسیدہ بلکہ ویرانے پر شہاب ثاقب ٹوٹا۔ گویا آسمان سے کڑوڑوں

کر رہے ہیں۔ اگرچہ موجودہ زمانہ میں مفت کوئی شے تیار نہیں ہوتی اور ہر کام اور خدمت کا معاوضہ خود قانونِ فطرت نے مقرر کر دیا ہے۔ اور شرع میں پڑھو آیت قرآنی مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَهْثَارٍ لَهَا (ترجمہ) جو شخص ایک نیکی کرتا ہے۔ اس کے لئے ویسی ہی دس نیکیاں ہیں۔

اس سے ثابت ہے کہ خدا بھی جیب تک ایک نیکی نہیں لیتا۔ اپنے کسی بندے کو دس نیکیاں مفت نہیں دیتا۔ مگر ہمارے ایک قومی فیاض اور خالص عزیز حاجی غلام محمد حسن صاحبِ نژاد الشہ عمرہ و حرمہ ہیں جن کا ایشیا رنفس اور حب قوم کا ایک قابل تقلید نظیر ہے کہ علاوہ تصنیف کی محنت و جان کما ہی کے اپنی جیب خاص سے یہ کتاب جس کا نام ”الما س“ ہے اور جو واقعی اسمِ بامسمیٰ ہے ملک و قوم کی انجمنوں، سکولوں، لائبریریوں کو اخلاقی فائدہ پہنچانے کے لئے چھپوا کر مشتہر فرمایا۔ اور اس کی واجب قیمت سے جو کچھ آمدنی ہوگی وہ ایسی ہی دوسرے کار خیر میں صرف ہوگی۔ آپ نے اخلاقی کتابوں کے تیار کرنے کا ایک سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ خدائے تعالیٰ آپ کے دماغ اور جان و مال زیادہ سے زیادہ ترقی دے۔ اور ہمت اور اثیار میں زیادہ سے زیادہ وسعت عطا فرمادے۔ آمین

خوبیاں پائیں۔

اول دِلگدازی۔ دوم ہمدردی۔ سوم مصائب میں مستقل مزاجی
 چہارم دُنیا کا نشیب و فراز۔ پنجم عالی ہمتی۔ ششم دُور اندیشی۔ ہفتم
 فیاض طبعی۔ ہشتم مافوق العادت۔ عفو تقصیر و رحمہی۔ جسے حضرت
 سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول کا کامل مصداق سمجھنا چاہئے۔
 بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مروی احسن الی من اسأ
 یہ کتاب ایسی نہیں کہ سرسری نظر سے دیکھ کر تقویم پارینہ کی
 طرح پارہ پارہ کر دی جائے۔ بلکہ یہ دستور العمل نیز واجب العمل بنانے
 کے قابل یہ کتاب ہے۔ بناوٹی عشق کی چاشنی سے کوسوں دور ہے
 دلولہ انگیزی سے بالکل پاک۔ اور ہمارے ہندوستان کے لئے ایک
 نعمت غیر مسترقبہ ہے۔ اس قسم کی مصلح اخلاق تجربہ آموز کتابوں
 کی ہمارے ملک اور خاص کر ہماری قوم کو کم از حد ضرورت ہے۔ کتاب کے
 مواضع سے معلوم ہوتا ہے کہ مترجم کو ادائے مطالب میں یدِ مٹوٹے
 حاصل ہے۔ اُبھھے ہوئے مطالب کو نہایت خوش اسلوبی سے سلجھا
 کر عام فہم بنا دینا ہمارے قومی خیر خواہ حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب
 پشاور ہی کا کام ہے۔

روپوں کے ہیروں کا مینہ برسا۔ اور ہیروں کا بادشاہ بن گیا۔ مہس کو مصائب بھی پیش آئے۔ اور دشمنوں سے سخت اذیت بھی پہنچی۔ مگر سب کچھ جھیلتا اور جان پر کھیلتا۔ اور انجیل مقدس کی اس آیت پر عمل کر کے کہ ”دشمنوں کو بھی پیار کرو“ بدی کا بدلہ نیکی دیا بقول سعدی بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسما
 اس کتاب کے ہر باب سے تحمل صبر ایشیا احسان کے نتائج نکلتے ہیں۔ اور اس قابل ہے کہ انگریزی سرشتہ تعلیم اپنے پرائمری سکولوں کے نصاب میں داخل کرے۔ اور تمام زمانہ سکول اس کو ہاتھوں ہاتھ لیں۔ خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ پبلک اور گورنمنٹ دونوں میں یہ ”الماس“ مقبول ہو۔ اور دونوں کی مقبولیت کے تاج کا بے بہا ہیرو ہو جائے۔

جناب خان صاحب مولوی سید احمد صاحب ہلوی مؤلف ”فرہنگ آصفیہ“ وغیرہ ذہنی تحریر فرماتے ہیں:-

”الماس“ یعنی ہیروں کا بادشاہ میں نے اس جو اہر سے تولنے کے قابل نہایت وچپ کتاب کا اس کی دلاویزی کے سبب از اول تا آخر ایک ایک فقرہ بالاستیعاب پڑھا۔ مترجم کی سخن فہمی نفس مطلب کے اظہار کو بخوبی پرکھا۔ اور اس میں بہ تفصیل ذیل

یکساں مفید ہو سکتے ہیں۔ اور فراغت کا وقت نہایت تفریح میں بسر کر سکتے ہیں۔ اس میں قابل مؤلف نے زمانہ کی نیرنگیاں کچھ ایسے پر لطف انداز سے دکھائی ہیں کہ انسانی جذبات کی اصلاح ہوئے بغیر ہمیں رہتی بلکہ اس کتاب کو ایک باثر ناصح ماننا پڑتا ہے یہ کتاب حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب پشاور (ایم۔ آء اے ایس) لندن۔ آنریزی مجسٹریٹ مؤلف "افشاں رائے" کی دوسری تالیف ہے۔ اور قابل دید ہے ۳۶۰ صفحات کا حجم ہے۔ اور سرورق پر مؤلف کی شاندار تصویر بھی ہے۔ بایں ہمہ قیمت صرف ۵ روپے گئی ہے۔

جناب منشی رحیم بخش صاحب ہیڈ کلرک دفتر صاحب بہادر چیف انجینئر سندھ مقیم کراچی تحریر فرماتے ہیں:-

کتاب "اماس یا ہیروں کا بادشاہ" جسے مکرئی جناب حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب آرمی کنٹرولر کراچی نے کسی انگریزی کتاب کے پلاٹ کو اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ میں نے ابتدا سے آخر تک پڑھا۔ اور نہایت محفوظ ہووا۔ میں جناب خاں صاحب کی خدمت میں ان کے مذاق صیح کے لئے مبارکباد عرض کرتا ہوں جو انہوں نے ایک ایسی کتاب کے ترجمہ کرنے میں دکھلایا ہے۔

جناب منشی احمد علی خان صاحب مؤلف التالیق نسواں وغیرہ
دہلی تحریر فرماتے ہیں

میں نے کتاب "الماس" نامی ہیروں کا بادشاہ مصنفہ جی
محمد غلام حسن خان صاحب پشاورى اول سے آخر تک پڑھی جو حسن
و عشق کے عام مضامین سے جو اکثر کتابوں میں ہوا کرتے ہیں۔ پاک
ہے۔ ہمت۔ نیکی۔ خود داری۔ اپنی مدد آپ کرنا۔ احسان کا بدلہ احسان
وغیرہ جیسے سنہری مضامین سے بریز رہے۔ اس میں ایک غریب
مگر شریف نوجوان کا تذکرہ ہے۔ کہ کس طرح خدا سے تعالیٰ نے اس کو
چھپر بھاڑ کر دولت عطا فرمائی۔ اور پھر اس نے اس کو بجائے عیش
و عشرت منانے کے کسی لیاقت و دانائی سے رفاہ عام کے نیک
کاموں میں صرف کر کے سچی خوشی حاصل کی۔ اس وجہ سے یہ کتاب
ہر لائق نوجوان کے ہاتھ میں ہونی چاہئے۔

جناب شہزادہ مرزا بلند اختر صاحب اختر خلف لہر شید جناب شہزاد
مرزا عبدالغنی صاحب گورگانی مرحوم ملتان تحریر فرماتے ہیں
"الماس" ہیروں کا بادشاہ یعنی مہذب اور تعلیم یافتہ اصحاب
کی دلچسپی کے لئے نہایت حیرت انگیز نتیجہ خیز اور پُر اخلاق پاکیزہ
خیالات کا مجموعہ جس کے مطالعہ سے بچے اور جوان عورت اور مرد

جناب ڈیڑ صاحب فوجی اخبار شملہ تحریر فرماتے ہیں:-
 "الماس" یعنی ہیروں کا بادشاہ" یہ ایک کتاب ہے جسے
 حاجی محمد غلام حسن خان صاحب پشاورى۔ مؤلف "افشائے راز" نے
 تالیف کی ہے۔ قصہ دلچسپ ہے۔ شروع کرنے کے بعد ختم ہی کرنے
 کو جی چاہتا ہے۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ مخرب اخلاق یعنی اخلاق
 کو بگاڑنے والی ہرگز نہیں۔ بلکہ مطالعہ کرتے وقت اگر واقعات مذکورہ
 کے نتیجے نکالنے کا بھی لحاظ رہے تو اس سے فرصت میں غلام وہ
 دلچسپ شغل کے تہذیب و متانت۔ شرافت و دیانت۔ اور غیرت
 شجاعت وغیرہ نیک اوصاف کے بہت سے سبق حاصل ہو سکتے
 ہیں۔ کتاب کا حجم ۳۶۰ صفحہ۔ کاغذ اچھا۔ اور لکھائی چھپائی عس
 ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے:-

خال صاحب حاجی محمد غلام حسن خان صاحب پشاورى
 ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ (لندن) آنریزى مجسٹریٹ ظہور منزل
 صدر بازار۔ کیمپ کراچی۔

جناب ڈیڑ صاحب "رسالہ تصویر معانی" لکھیا نہ تحریر فرماتے ہیں
 "الماس" یعنی ہیروں کا بادشاہ" یہ پراخلاق کتاب ہے
 جسکو حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب پشاورى نے تالیف کیا ہے

جس کے اندر غربت میں سیرِ چشمی و قناعت بے مضیبت میں صبر و استقلال
 موت میں بہادری و لیری۔ امتحان میں ثابت قدمی۔ جرأت و سپائی
 سنگدل دشمنوں پر قدرت پانے کے باوجود رحم دلی و فیاضی اور امارت
 میں دولت کا صحیح ترین استعمال بہت ہی واضح طور پر دکھلایا گیا
 ہے۔ کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ ایک مرتبہ شروع کر دینے کے
 بعد ختم کئے بغیر اطمینان ہی نہیں ہوتا۔ اور اس پر لطف یہ ہے۔
 کہ خلاف تہذیب مضامین اور ناشائستہ خیالات سے بالکل پاک
 و صاف ہے۔ بچوں اور عورتوں اور نوجوانوں کے لئے اس کا مطالعہ
 انشائاً اللہ نہایت مفید اور سبق آموز ثابت ہو گا۔ سخت ضرورت
 ہے کہ محرب اخلاق ناولوں سے مستغنی کر دینے کے لئے ایسی دلچسپ
 اخلاقی تالیفات کی کثرت سے اشاعت ہو۔

جناب نواب صاحبزادہ عبدالقیوم خاں صنا۔ سی۔ آئی۔ اے
 زیدہ وزیر گورنمنٹ صوبہ سرحدی تحریر فرماتے ہیں۔
 آپ کا خط مع پیکٹ ”میروں کا بادشاہ“ پہنچا۔ واقعی کتاب اسم
 ہا سہمی ہے۔ اس سے ہمارے ملک کے نوجوان بھائی فائدہ اٹھا سکتے
 ہیں۔ آپ کا انتخاب اور نفس مضمون قابل تحسین ہے۔

الہی ہوزور قلم اور زیادہ

ہے اور چونکہ بفضل الہی مسلمان بچوں کی تعلیم فی الجملہ ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے سخت ضروری ہے کہ ان نوہنالوں کے بلند و بالا ہونے تک ان کے قدرتی جوڑوں (مستورات) کے قابل و لائق بنانے میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا جائے۔ تاکہ قوم کی آئندہ پود سمجھ دار باغبانوں کی غورپرداخت میں ہلکا اور ہوسکے مگر افسوس دیکھا جاتا ہے کہ جب مسلمانوں میں احساس کا مادہ پیدا ہوا ہے تو ان کے پاس ہر ایک بیماری کے ڈاکٹر اور ہر ایک دوائی کی خریداری کو دام نہیں ہیں۔ لیکن بہر حال جو لوگ اس وقت زبانی اور نمائشی نہیں بلکہ عملی طور پر کچھ کام کر رہے ہیں۔ وہ بڑی ہی قدر کے قابل ہیں جنہیں ہمارے پرانے دوست حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب پشاور کی آرمی کنٹریکٹر کا نام پوری عزت کا مستحق ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ عملی طور پر تعلیم نسواں میں کارآمد کوششیں کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف زبانی بلکہ دام و درم کے اعتبار سے بھی اپنے آپ کو اس نیک کام کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ کا قیام پونا میں تھا تو آپ نے انجمن حامی تعلیم نسواں کے نام سے ایک کارکن انجمن کی بنیاد قائم فرمائی۔ اور اس کا فرض یہ قرار دیا کہ غریب اور کم استطاعت مستورات کو سامانِ نوشت و خواند

ہم نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا۔ اُردو سلیس اور شستہ ہے
 پیرایہ دلکش ہے۔ ایک یتیم اور غریب لڑکے کا حالت افلاس و تلاش
 سے کھوڑی مدت کے اندر اندر خدا کی پروردگاری کے مخفی قانون
 کے ذریعہ سے بات کی بات میں لاکھوں روپے کے ہیروں کا مالک
 بن گیا۔ ہینگ لگی نہ کھٹکری۔ مفت میں بیٹھے جھائے بادشاہ
 بن گیا۔ مگر ساتھ ہی اس مقولہ کی تصدیق ہوتی نظر آتی ہے کہ
 دکھ کے بعد سکھ۔ اور افلاس کے بعد فراخ بستی ہوا کرتی ہے
 خدا نے اس کی امداد کر کے ثابت کر دیا۔ کہ وہ بیکسوں کا مالک اور
 یتیموں کا والی ہے۔ جو اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کبھی وہ اُن کو
 خالی ہاتھ نہیں جانے دیتا۔ کتاب قابل دید ہے۔ نصیحت آموز
 حوصلہ افزا اور بے ایمان کو ایمان دار بنانے والی ہے قیمت
 ایک روپیہ (عم) بلا محصول ڈاک پر مؤلف سے اقبال منزل
 پل بنگلش دہلی سے مل سکتا ہے۔

تعلیم نسواں اور ایک ہمدرد

تعلیم نسواں کے نہایت ضروری مسئلہ پر مسلمانان ہند کو اس
 قدر دیر سے اور ایسے وقت توجہ ہوئی ہے کہ جب تقریباً تمدنی و
 معاشرتی ضروریات نے انہیں اس واقعی کمی کا احساس کرا دیا

پس ان کتابوں کی خریداری قوم کو تجارتی لحاظ ہی سے نہیں بلکہ تعلیم نسواں کے ضروری مسئلہ میں امداد دینے کے لئے بھی نہایت فراخ حوصلگی سے فرماتی چاہئے۔ اور ہماری بہنوں کو ایک ایسے سچے مہر و کے کام میں امداد دینے کے لئے ہر ایک مناسب کوشش سے دریغ نہ فرمانا چاہئے۔ بلکہ اپنے نیک مشاوری اور پاک کمائی کا کوئی حصہ اپنی غریب بہنوں کی حمایت میں صرف کر کے نواب حاصل کرنا چاہئے۔

جناب کیپٹن حاجی نور احمد خاں صاحب۔ ایم۔ ایل۔ لے تحریر فرماتے ہیں
 ڈیر غلام حسن خاں السلام علیکم آپ کا نام اور تحفہ کتاب کی صورت میں پہنچا۔ جسکے مطالعہ نے مجھ پر ظاہر کر دیا کہ آپ نے علمی اور ادبی دنیا میں خاصی ترقی کی ہے۔ آپ کی کتاب ”المناس“ ہیروں کے بادشاہ کا پلاٹ اتنا دلچسپ ہے کہ جب پڑھنا شروع کیا تو ختم ہی کرتے بنی۔
 مجھے آپ کے اچھوتے اور نیک خیالات دیکھ کر از حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ کی یہ لاثانی کتاب طبیعت میں جھوٹا ولولہ نہیں پیدا کرتی جس کے میں سرتاپا برخلاف ہوں؛ ایسی پُر اخلاق۔ پختہ خیز اور مفید کتابوں کی ہمیں اردو لٹریچر میں از بس ضرورت ہے۔ میں آپ کے سیدھے سادے الفاظ اور سلیس اردو میں ادائے مطلب کی داد

وغیرہ مفت بہم پہنچایا جائے۔ زیادہ تر حصہ خرچ کا وہ اپنے ہی پاس سے صرف فرماتے رہے۔ آپ نے اس مقدس فرض کو دینی ہی مسئلہ کی سے ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ملتان میں بھی انجمن مذکور کو قائم ہو کر کئی ایک شریف اور غریب بہنوں کو علمی امداد دیئے جانے کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔

اسی کام میں امداد دینے کے لئے حال میں آپ نے انگریزی اخلاقی ناولوں کا ترجمہ نفیس اردو میں افشائے راز کے نام سے شائع کیا ہے۔ جس کا مطالعہ علاوہ اپنی عمدہ اور شائستہ زبان کی خوبیوں کے تجربہ کے دلنشین سبق سکھاتا ہے۔ اور ایک پشاور نژاد مسلمان کی شستہ اردو بے اختیار دوا پر دوا دلوادیتا ہے۔

یہ کتاب ڈھائی سو صفحہ کی ہے۔ جسے آپ نے اپنی لاگت سے چھپوایا ہے۔ اور اس کی قیمت عہد مقرر کر کے اس کی تمام آمدنی انجمن حامی تعلیم نسواں کے لئے وقف فرمائی ہے۔ حال ہی میں آپ نے ایک دوسری پُر اخلاق کتاب۔ جسے آپ نے ”الماس“ ہیر دکھا باؤشا کے نام سے موسوم کیا ہے لکھی ہے۔ کتاب پُر اخلاق ہونے کے علاوہ ایک ناصع مشفق بھی ہے۔ اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا حجم ۳۶۰ صفحے ہے لکھائی چھپائی عمدہ اور قیمت عہد موزوں ہے۔

۲۳۵ -

دیتا ہوں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آپ وقت نکال کر اپنی اس پُر لطف اور نامکمل کتاب کو جسے آپ نے ”شیریں“ کے دلاویز نام سے ملقب کیا ہے۔ اور جس کا مسودہ ایک جھلک میں نے بھی دیکھا ہے جلد چھپوا دیں۔ کہ عام اس سے مستفیض ہوں۔

قبل اس کے کہ میں اس پُر مسرت خط کو ختم کروں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم و رحیم آپ کو دینی عمر اور تندرستی دے کہ ایسی پُر اخلاق کتابیں لکھ کر بنائے جس کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔ آمین۔ تم آمین۔

”المناس“ کا حجم ۳۶۰ صفحہ ہے۔ مجلد ہونے کے علاوہ ٹائٹل کا بلاک دیدہ زیب ہے۔ اور اس میں دو ہاف ٹون فوٹو بھی ہیں اور ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے قیمت کلہم (عم) ایک روپیہ بغیر محصول ڈاک ہے۔ یہ کتاب مؤلف خاں صاحب حاجی محمد غلام حسن خاں۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن) اقبال منزل پل بنگلش دہلی سے مل سکتی ہے۔